فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | منگل ۲۱ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ ۲۰ اخاء ۱۳۶۰ ہش ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۳۸

اخبارِ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ: ۱۷ اخاء / اکتوبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج دوپہر ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے۔ حضور نے اس دوران میں ربوہ میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

شام کو امیر صاحب مقامی کی خدمت میں پہنچنے والی اطلاع کے مطابق حضور انور بخیریت تمام لاہور پہنچ گئے ہیں۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ کا سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور آپ کو اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین ؛

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں کہ کل سے ان کی طبیعت خراب ہے۔ کمزوری ہے اور جسم میں درد ہے۔

احباب کرام سے التماس ہے کہ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کی کامل صحت یابی کے لیے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؛

● خاکسار کی آنکھ کا موتیا کا اپریشن سول ہسپتال فیصل آباد میں ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اپریشن کامیاب ہو، نظر بحال ہو جائے اور اپریشن کی بعد کی پیچیدگیوں سے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

نصر اللہ خان ناصر
(مربی سلسلہ ضلع سیالکوٹ)

● حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ قمطراز ہیں۔

"لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سیکرٹری تعلیم سعیدہ احسن صاحبہ ایم اے ۱۲ اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ لاہور کے سالانہ اجتماع میں شرکت کے بعد ربوہ واپس آئیں تو موٹر سے اترتے ہوئے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل صحت عطا فرمائے"

● میرے شوہر محترم محمد عمر (سندھی) شاہد ایم اے مقیم لاڑکانہ کو عید کے دوسرے روز شاہی بازار کی گلی میں ایک بپھری ہوئی گائے کی زد میں آکر چوٹیں آئی ہیں اور سارے جسم میں سخت درد ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ہڈی پر چوٹ کا اثر نہیں ہے، لیکن سر، کندھے اور کولہے میں چوٹ کا اثر ہے۔ خاکسار احباب کرام سے صحت کاملہ کے لیے درخواست دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں اپنی امان میں رکھے۔ آمین ؛

(نعیمہ ریحانہ)
(اہلیہ محمد عمر صاحب (سندھی) لاڑکانہ)

● خاکسار کی اہلیہ ایک عرصہ سے جوڑوں اور پٹھوں کے درد کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے سے قاصر ہے۔ بیرون ملک سے منگوائے ہوئے بعض انجکشن لگائے جا رہے ہیں۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ موصوفہ کی صحت یابی کے لیے دعا فرمائیں۔

(محمد انور ہاشمی۔ سابق قائد ضلع ملتان۔ حال اوکاڑہ)

ہر جماعت کی نمائندگی اپنے اپنے اجتماع میں ہونی چاہیئے

اُمرائے اضلاع، مربیان، معلمین گاؤں گاؤں قریہ قریہ جا جا کر تحریک کریں

اجتماعاتِ مرکزیہ میں شمولیت کے بارے میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاداتِ عالیہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۱ء میں سالانہ اجتماع انصار اللہ منعقدہ ۳۰-۳۱ اخاء / اکتوبر و یکم نبوت / نومبر ۱۳۶۰ ہش ۱۹۸۱ء میں مجالس کی سو فیصد نمائندگی کے لیے تمام عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اور مجالس انصار اللہ کو تاکید کرتے ہوئے فرمایا :-

"ہر جماعت کی نمائندگی اپنے اپنے اجتماع میں ہونی چاہیئے اس کی ذمہ داری ایک تو خود ان تنظیموں پر ہے لیکن اس کے علاوہ اضلاع کے امراء کی میں ذمہ داری لگاتا ہوں اور تمام اضلاع میں کام کرنے والے مربیوں اور معلموں کی یہ ذمہ داری لگاتا ہوں کہ وہ گاؤں گاؤں جا کر، قریہ قریہ جا کے، جاتے رہ کر، ایک دفعہ نہیں، جاتے رہ کر، ان کو تیار کریں۔ اور کوئی گاؤں یا قصبہ یا شہر محروم نہ رہے۔ نہ پنجاب میں، نہ سرحد میں، نہ بلوچستان میں، نہ سندھ میں۔ ہر جگہ کے نمائندے (اجتماع انصار اللہ میں) آئیں گے۔" انشاء اللہ ؛

تمام زعماء، زعماء اعلیٰ، ناظمین اضلاع اور نگران حلقہ جات سے درخواست ہے کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ کے تازہ ترین ارشاد کی روشنی میں امراء اضلاع، صدر صاحبان، مربیان و معلمین کرام سے بھرپور عملی تعاون کرتے ہوئے مجالس انصار اللہ کی سو فیصد نمائندگی کے علاوہ کوشش کریں کہ ہر مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار شریک اجتماع ہو کر مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کے ۲۱ ویں سالانہ اجتماع کی تیاریاں اور انتظامات مکمل ہو گئے

پچھلے سال کی نسبت زیادہ تعداد میں نمائندگان اور زائرات کی آمد متوقع ہے:

مقام اجتماع اور مہمان خانہ مستورات میں منتظمات، کارکن اور معاون خواتین نے اپنی اپنی ڈیوٹیاں سنبھال لیں

ربوہ: ۱۸ اخاء / اکتوبر۔ احمدی خواتین کی عالمگیر تنظیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ۲۱ ویں سالانہ اجتماع کی تیاریاں اور جملہ انتظامات پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے ہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجتماعات میں زیادہ سے زیادہ شمولیت کی تحریک کے پیش نظر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جو مساعی کی ہیں ان کے نتیجہ میں امید ہے کہ امسال پچھلے سال کی

(باقی صفحہ پر)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۱ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ

۲۰ اخاء ۱۳۶۰ ہش

اسراف و تبذیر اور اس کی ہلاکت آفرینی

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کی ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں مال اور جان کی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں اور جب بھی ان سے قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو وہ بشاشت قلب کے ساتھ مال اور جان (جس کا بھی مطالبہ ہو) کو خدا کی راہ میں پیش کر دکھاتے ہیں اور ایسا کرنے میں انہیں نہ کسی ستائش کی تمنا ہوتی ہے اور نہ صلہ کی پرواہ۔ قربانیاں پیش کرنے میں حصول رضائے الٰہی کے سوا ان کا اور کوئی مقصد ہوتا ہی نہیں۔ وہ بے دریغ قربانیاں پیش کرتے چلے جاتے ہیں اور پھر بھی یہی سمجھتے ہیں کہ قربانی کا جو حق تھا وہ ہم سے ادا نہیں ہو سکا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ حقیقی مومنوں کی اس علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

(الحجرات آیت ۱۶)

ترجمہ:۔ مومن تو بس وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے اس میں کچھ شک نہیں کیا اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور اپنے مال سے جہاد کیا وہی اپنے دعوے ایمان میں سچے ہیں۔

ہر چند کہ حقیقی مومن تو اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی جان اور اپنا مال قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے ہیں لیکن دو برائیاں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی ایک برائی بھی کسی ایمان کے دعویدار میں پیدا ہو جائے تو پھر اس کے لئے خدا تعالےٰ کی راہ میں جان اور مال کی قربانی پیش کرنا دوبھر ہو جاتا ہے اور وہ اس سے جان بچانے لگتا ہے۔ وہ دو برائیاں ہیں بخل اور اسراف۔ بخیل تو اپنے بخل کی وجہ سے قربانی کرنے سے کتراتا ہے اور فضول خرچی کرنے والے کو اپنی نفس پروری سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ اس کے لئے بھی خدا تعالےٰ کی راہ میں جان یا مال کی قربانی کرنا از حد دوبھر ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو بخل اور اسراف سے بچنے کی بہت پُر زور الفاظ میں تلقین فرمائی ہے۔ ان میں سے بخل کی مضرت اور اس سے بچنے سے متعلق قرآنی احکام کا ہم گزشتہ شماروں میں تفصیل سے ذکر کر چکے ہیں۔ ذیل میں ہم اسراف کی مضرت اور اس سے متعلق قرآنی احکام بیان کرتے ہیں۔

اس بارہ میں قرآنی احکام بیان کرنے سے قبل ایک امر کی وضاحت ضروری ہے اور وہ یہ کہ فضول خرچی کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک کو اسراف کہتے ہیں اور دوسری تبذیر کہلاتی ہے۔ اسراف یہ ہے کہ انسان اپنی جائز ضرورتوں کو پورا کرنے میں حد سے زیادہ مال اور وقت خرچ کرے۔ تبذیر اس فضول خرچی کو کہتے ہیں کہ جس میں انسان ناجائز ضرورتوں پر بے دریغ خرچ کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا حتیٰ کہ حلال حرام کی تمیز بھی اس کی نگاہ میں اٹھ جاتی ہے وہ نفسانی خواہشات کے زیر اثر اپنی ناواجب ضروریات اور اپنے اخراجات کو اس درجہ بڑھا لیتا ہے کہ اسے بھولے سے بھی یہ خیال نہیں آتا کہ اس کے مال میں دوسروں کو بھی حصہ ہے اور یہ کہ قوم اور دین بھی اس میں حصہ دار ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فضول خرچی کی دونوں قسموں سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے

جہاں تک اسراف یعنی جائز ضرورتوں پر حد سے زیادہ خرچ کرنے کا تعلق ہے اللہ تعالےٰ اس سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

(الاعراف آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو (اور یاد رکھو کہ) اللہ اسراف کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ نے تبذیر سے بچنے کا بھی حکم دیا ہے لیکن چونکہ اس میں انسان حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر مال کو سراسر ناجائز اور ناواجب ضرورتوں پر لٹاتا ہے اس لئے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے تبذیر کی راہ اختیار کرنے والوں کو شیطان کے بھائی قرار دیا ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝

(بنی اسرائیل آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اور تبذیر (یعنی ممنوعات پر مال کے ضیاع) کی راہ کسی رنگ میں بھی اختیار نہ کرو۔ تبذیر کے رنگ میں اسراف کرنے والے یقیناً شیاطین کے بھائی ہوتے ہیں اور شیطان اپنے رب کا بہت ناشکر گزار ہے۔

بخل اور اسراف دونوں سے علیحدہ علیحدہ آیات میں منع کرنے اور ان کے عبرتناک انجام سے خبردار کرنے کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے حقیقی مومنوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ نہ تو بخل کا شکار ہوتے ہیں اور نہ اسراف کی بیماری میں مبتلا ہو کر انفاق فی سبیل اللہ سے روگردانی اختیار کرتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ (الفرقان آیت ۶۸)

ترجمہ:۔ اور وہ (یعنی عباد الرحمٰن اور بالفاظ دیگر حقیقی مومن) ایسے ہوتے ہیں کہ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی سے کام نہیں لیتے اور نہ بخل کرتے ہیں اور ان کا خرچ ان دونوں حالتوں کے درمیان ہوتا ہے۔

الغرض بخل اور اسراف دو ایسی خطرناک روحانی بیماریاں ہیں جو انسان کی روحانیت کو کالعدم کر کے رکھ دیتی ہیں۔ ان کے نتیجہ میں انسان خدا اور اس کے دین کی راہ میں جانی اور مالی قربانیاں پیش کرنے کی سعادت اور اس کے عظیم الشان اجر سے محروم ہو جاتا ہے اور یہ محرومی انہیں اس قابل نہیں رہنے دیتی کہ وہ ایمان کے زبانی دعوے کے باوجود عند اللہ حقیقی مومن شمار ہو سکے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ان دونوں بیماریوں سے بہر طور بچنے اور اس طرح اپنی روحانی صحت کو برقرار رکھنے کی پُر زور تلقین فرمائی ہے۔

بلا تبصرہ:۔

جہل اور تعصب کی کرشمہ سازی

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کے "نوائے وقت میگزین" مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء میں عبد الغفور صاحب کا ایک مضمون بعنوان "اسلام ایک ہونے کا سبق دیتا ہے" شائع ہوا ہے۔ اس کا ایک اقتباس بلا تبصرہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ وہ رقمطراز ہیں:۔

"اسلام وحدت کا پیام لے کر آیا تھا۔ قرآن حکیم میں ملت بیضا کو امت وسط کہا گیا ہے۔ اسلام افراط و تفریط سے ہٹ کر اعتدال کی راہ اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ آج بعض حلقوں میں وہی اسلام جہل و تعصب کے ہاتھوں میں آ کر اختلاف و نزاع کی خدمت سرانجام دے رہا ہے جزئیات اور فروعات نے باہمی ہنگامہ آرائیوں کا ایک طوفان بپا کر رکھا ہے۔ حقیقت تعصب اور غلو میں کھو کر رہ گئی ہے۔ اتباع حق کے بعض مدعی جذبات کے دھارے میں بہے اور بہائے چلے جا رہے ہیں۔ مساجد جن کے بارے میں قرآن کا دعوے ہے کہ وہ خالص اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں ان پر بھی حق جتایا جاتا ہے اور بعض اوقات زور بازو سے قبضہ کیا جاتا ہے... ہمارے ہاں بعض کم نظر لوگ الا ماشاء اللہ محض فروعی اختلافات کو ہوا دے کر اسے کفر و اسلام کا مسئلہ بنا لیتے ہیں حالانکہ ایسی کوئی مثال ان ائمہ حضرات کے رویہ میں نہیں ملتی جن کی تقلید کا ان کو دعوے ہے۔ اتباع نفس کو اتباع امام قرار دینا زیادتی ہے۔ علماء کرام ہمارے لئے لائق صد احترام ہیں اور ان کا اخلاق لائق تقلید ہے انہیں بہترین اخلاق کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے کہ ان کی گفتار کردار رفتار اور دستار سے وقار ٹپکے محبت اور الفت کے چشمے جاری ہوں، اخوت اور مودت کا سکہ رواں ہو۔ تعصب اور تفرقہ نزدیک نہ آنے پائے۔"

(نوائے وقت میگزین ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء صفحہ ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُبلّغ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقِ تبلیغ

مکرم مَلک سعید احمد رشید صاحب مربی چک نمبر ۳۲ ج سرگودھا

آج سے ٹھیک چودہ سو سال پہلے مُلکِ عرب کے باشندوں کی حالت وحشیوں سے بھی بدتر تھی۔ وہ ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے۔ ہر گھر میں ایک بُت رکھا تھا خود خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بُت رکھے تھے۔ چوری۔ ڈاکہ۔ زنا۔ قتل و غارت۔ لڑائی جھگڑا۔ دنگا و فساد ان کا شعار تھا۔ دنیا اسی حال میں تھی کہ آسمان سے ایک نور نازل ہوا۔ جس نے تمام دنیا کو منور کر دیا ایک روشنی اُتری جس نے تمام دنیا کو روشن کر دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ مُلکِ عرب یکلخت خطۂ رضوان بن گیا۔ ۳۶۰ بتوں کی جگہ خالص توحید کا قیام ہوا۔ خود اُن بتوں کے پجاریوں نے ہی ان کو اپنے ہاتھوں سے توڑا اور خدائے واحد و یگانہ کے سچے اور مخلص پرستار بن گئے۔ شراب کے متوالے اور خوبصورت عورتوں کے عشق میں راتیں بسر کرنے والے تہجد گزار بن گئے۔

اور "عباد الرحمٰن" کا انہیں لقب عطا ہوا۔

بغض و حسد اور کینہ میں جلنے والے بھائی بھائی بن گئے۔

ہاں وہ جاہل اور اُجڈ۔ دنیا کے معلّم استاد اور ہادی اور رہبر و رہنما بنے۔ ہاں وہ وحشی۔ انسان بنے۔ انسان سے با اخلاق انسان۔ اور با اخلاق انسان سے باخدا اور پھر خدا نما وجود بن گئے۔ اور علم و عرفان میں وہ ترقی کی کہ فرشتوں سے ہاتھ جا ملائے۔

وہ نور کیا تھا اور وہ روشنی کیا تھی کہ جن سے یہ عظیم الشان انقلاب یہ حیرت انگیز تبدیلی انہیں پیدا کر دی کہ آجتک جب سے دنیا بنی کسی سے یہ تبدیلی وجود میں نہ آئی وہ روشنی ہاں وہ نورِ احمد مجتبیٰ۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک وجود تھا کہ جسکے ذریعہ یہ عظیم الشان انقلاب ظہور میں آیا۔ اور یہ حیرت انگیز تغیر رونما ہوا اور یہ بے نظیر کامیابی حاصل ہوئی۔

"سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلایا کہ ایک قوم جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی۔ ان کو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے ان کے آگے روحانی اعلیٰ درجہ کی غذائیں اور شیریں شربت رکھ دیئے گئے۔

ان کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا۔ پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنایا پھر مہذب انسان سے کامل انسان بنایا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اُن میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انہوں نے فرشتوں سے ہاتھ جا ملائے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵)

"وہ جو مغرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان سے الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی ذات سے زیادہ دُکھ اور تکلیف آپکو اپنے صحابہؓ کے دُکھ دیئے جانے پر ہوتی تھی۔ اور اوسانکے دکھوں اور غموں پر صبر و برداشت اور استقامت سے کام لینا پڑتا تھا۔

صرف یہی نہیں بلکہ مخالفوں کی ہٹ دھرمی اور صداقت سے اعراض پر جو آپؐ کو دُکھ اور تکلیف ہوتی اور صدمہ پہنچتا۔ اس پر بھی آپؐ کو صبر و استقامت سے کام لینا پڑتا۔ یہ دُکھ اور غم کوئی معمولی چیز نہ تھے۔ بلکہ آپؐ کے لئے جان لیوا ثابت ہو سکتے تھے۔ اگر خدا کی تسلی ساتھ نہ ہوتی۔ ہم تو ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن قرآن کریم نے اس کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے۔

"لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ"

کہ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیا تو اس غم میں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دے گا کہ یہ مومن کیوں نہیں بن جاتے۔

اس لئے خدا کی طرف سے آپکو بار بار تاکید ہوتی ہے اور ہمت بندھائی جاتی ہے۔

"فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ"

کہ اے رسول اولوالعزم رسولوں کی طرح تو بھی صبر کر۔

اور یہ کہ۔ "وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ" چنانچہ آپؐ خود بھی صبر و استقامت سے کام لیتے اور صحابہؓ کو بھی صبر کی تعلیم دیتے۔ اگرچہ ان کے دُکھ اور مصائب آپؐ سے دیکھے نہ جاتے تھے لیکن آپؐ یہی فرماتے

"إِنِّي أُمِرْتُ بِالْعَفْوِ"

کہ مجھے عفو سے کام لینے کی تعلیم دی گئی ہے۔

"صَبْرًا آلَ يَاسِرٍ إِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ"

اے آل یاسر صبر کرو یقیناً تمہارا ٹھکانا جنت ہے

چنانچہ آپؐ کا سب سے بڑا معجزہ یہی استقامت ہی ہے۔

"الاستقامة فوق الكرامة"

غرض آپؐ ان تمام دُکھوں، غموں اور تکلیفوں اور مصائب و مشکلات کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار اور صبر و استقامت کا پہاڑ بن گئے۔

کیا ہی خوب فرمایا نے۔

"اور حقانی صبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ایک زمانہ دراز تک آنجنابؐ نے ان کی سخت سخت ایذاؤں پر کیا تھا آفتاب کی طرح ان پر روشن ہو گیا"

(براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۱۱ صفحہ ۲۵۸)

"ابوجہل اور اس کے دوسرے رفیقوں نے کونسی تکلیف تھی جو آپؐ کو اور آپؐ کے جاں نثار خادموں کو نہیں دی۔ غریب مسلمان عورتوں کو اونٹوں سے باندھ کر مخالف جہالت میں دوڑایا اور چیری جاتی تھیں۔ محض اس گناہ پر کہ وہ

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ"

پر کیوں قائل ہوئیں۔ مگر آپؐ نے اس کے مقابل پر صبر و برداشت سے کام لیا"

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالےٰ کے اذن و امر سے تبلیغ شروع کی تو پہلے ہی آپؐ کو یہ مرحلہ پیش آیا کہ قوم نے انکار کیا ..... مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ آئے دن قتل کے منصوبے ہونے لگے اور یہ زمانہ اتنا لمبا ہو گیا کہ تیرہ برس تک برابر چلا گیا۔ تیرہ برس کا زمانہ کم نہیں ہوتا۔ اس عرصہ میں جس قدر آپؐ نے دُکھ اٹھائے اُن کا بیان بھی آسان نہیں ہے۔ قوم کی طرف سے تکالیف اور ایذا رسانی میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی جاتی تھی۔ اور ادھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر اور استقلال کی ہدایت ہوتی تھی اور بار بار حکم ہوتا تھا کہ جس طرح پہلے نبیوں نے صبر کیا ہے تو بھی صبر کر۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمال صبر کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کرتے تھے اور تبلیغ میں سُست نہ ہوتے تھے۔ بلکہ قدم آگے ہی پڑتا تھا اور اصل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر پہلے نبیوں کا سا نہ تھا۔ کیونکہ وہ تو ایک محدود قوم کے لئے مبعوث ہو کر آئے تھے۔ اس لئے ان کی تکالیف اور ایذا رسانیاں بھی اسی حد تک محدود تھیں۔ لیکن اس کے مقابل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر بہت ہی بڑا تھا۔ کیونکہ سب سے اوّل تو اپنی ہی قوم مخالف ہو گئی اور ایذا رسانی کے درپے ہوئی اور پھر عیسائی بھی دشمن ہو گئے۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۸-۱۹۹)

نیز فرمایا۔

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ کی استقامت ان کے لاکھوں معجزوں سے بڑھ کر ایک معجزہ ہے۔ (ایضاً صفحہ ۶۰)

"میرے نزدیک شق القمر کا معجزہ ایسا زبردست معجزہ نہیں جیسے رسول پاک کی استقامت ایک معجزہ ہے۔

(ایضاً صفحہ ۶۱)

عزم و استقلال:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا اعلانِ نبوت کرنا تھا کہ سارا عرب آپؐ کا دشمن و مخالف ہو گیا۔ اپنے پرائے دشمن اور خون کے پیاسے بن گئے اور آپؐ کے ساتھیوں کو طرح طرح سے تنگ کیا جانے لگا

اس کے مقابل آپؐ نے عزم و استقلال کو ہاتھ سے نہ جانے دیا اور دشمن اسلام کی ہر تدبیر کوشش کا جو اسلام کو نابود کرنے کیلئے تیار ہوتی۔ مردانہ وار کوہِ وقار بن کر مقابلہ کیا۔ وہ کونسا دُکھ تھا جو آپؐ کے صحابہ کو دیا نہ گیا۔ وہ کونسی تکلیف تھی جو روا نہ رکھی گئی وہ کون سا حیلہ و بہانہ تھا جو اسلام کو نابود کرنے اور اسلام کی اشاعت کی کوششوں کو ناکام بنانے کے لئے اختیار نہ کیا گیا۔ مگر عالی ہمت اور عزم و استقلال کا پیکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام مصائب و مشکلات اور مظالم کے سامنے عزم و استقلال کی عظیم چٹان بن گیا۔ اور اپنے عزم میں ذرہ بھر فرق نہ آنے دیا۔ ہر قسم کا لالچ دیا گیا۔ بادشاہت، سلطنت، امارت خوبصورت ترین اور مالدار عورت سے شادی کا پیش کش۔ مکہ کی سرداری۔ قتل کی دھمکیاں ڈراوے، گھیراؤ، محاصرہ اور بائیکاٹ مگر ان سب چیزوں کے باوجود نہ تو آپؐ کا قدم ڈگمگایا نہ ارادے میں کوئی تزلزل آیا اور نہ ہی عقیدہ میں کوئی تبدیلی۔

دنیا کی کوئی طاقت اس عزم صمیم کو ختم نہ کر سکی بلکہ آپؐ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے اور ایسا ہونا مقدر تھا کیوں کہ پیشگوئی تھی۔

"وہ نہ گھٹے گا۔ نہ تھکے گا جب تک کہ راستی کو زمین پر قائم نہ کرے"

(یسعیاہ)

فرماتے ہیں۔

"وہ اندھیرے کے وقت ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۸۹)

دشمن کی شہادت

اس عزم و استقلال کا دشمن کو بھی اعتراف کرنا پڑا۔ چنانچہ ایک ہندو۔ "سر چھوٹو رام" "وزیر ترقیات" اپنی کتاب "پیغمبر اسلام" میں "روحانی انقلاب" کے عنوان کے تحت لکھتا ہے۔

"پیغمبر اسلام کی بعثت کے وقت عرب میں بُت پرستی عام ہو رہی تھی۔ لامذہبیت کا دَور دَورہ تھا۔ کفر و الحاد ترقی پر تھے۔ شر و فساد اور بداخلاقی کا بازار گرم تھا سارے ملک میں اخلاق تباہ ہو چکے تھے ..... خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بُت نصب تھے قریش ان بُتوں کی پرستش کرتے تھے انہوں نے پیغمبر اسلام کی شدید مخالفت کی۔ اور آپؐ کو عرب میں علم و حکمت کی اشاعت میں سخت دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا ..... پیغمبر اسلام نے باوجود تمام مخالفتوں اور دشواریوں کے حیرت انگیز استقلال اور کامیابی سے اس خدائی فرمان کی تعمیل و تکمیل کی۔ اور اسلام کو ہمارے ملک میں پھیلا دیا۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جس سے دنیا کا کوئی صاحب بصیرت انسان انکار نہیں کر سکتا"

(پیغمبر اسلام صفحہ ۳۶)

"والفضل ما شهدت به الاعداء"

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"خیال کرنا چاہیئے کہ کس استقلال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دعویٰ نبوت پر باوجود پیدا ہو جانے ہزاروں خطرات اور کھڑے ہو جانے لاکھوں معاندوں اور مزاحموں اور ڈرانے والوں کے اوّل سے آخر دم تک ثابت اور قائم رہے۔ برسوں تک وہ مصیبتیں دیکھیں اور وہ دُکھ اٹھانے پڑے جو کامیابی سے بکلّی مایوس کرتے تھے اور روز بروز بڑھتے جاتے تھے کہ جن پر صبر کرنے کے کسی دنیوی مقصد کا حاصل ہو جانا وہم میں بھی نہیں گزرتا تھا۔ بلکہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے اوّل دست پہلی جمعیت کو بھی کھو بیٹھے اور ایک بات کہہ کر لاکھ تفرقہ خرید لیا اور ہزاروں بلاؤں کو اپنے سر پر بلا لیا۔ وطن سے نکالے گئے۔ قتل کے لئے تعاقب کئے گئے گھر اور اسباب تباہ اور برباد ہو گیا۔ بارہا زہر دی گئی۔ اور جو خیر خواہ تھے وہ بدخواہ بن گئے اور جو دوست تھے وہ دشمنی کرنے لگے اور ایک زمانہ دراز تک وہ تلخیاں اٹھانی پڑیں کہ جن پر ثابت قدمی سے ٹھہرے رہنا کسی فریبی اور مکار کا کام نہیں"

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۱۷-۱۱۶)

فرمایا۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ زندگی جو مکہ میں گزری اس میں جس قدر مصائب اور مشکلات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئیں ہم تو ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے دل کانپ اٹھتا ہے جب انکا تصور کرتے ہیں اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی حوصلگی۔ فراخدلی۔ استقلال اور عزم استقامت کا پتہ ملتا ہے کیسا کوہ وقار انسان ہے کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے پڑتے ہیں۔ مگر اسکو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتے وہ اپنے منصب کے ادا کرنے میں ایک لحہ سُست اور غمگین نہیں ہوا۔ وہ مشکلات اس کے ارادے کو تبدیل نہیں کر سکتیں"

ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ڈاکٹر مزمل حسین صاحب آف سیالکوٹ

مکرم محمد اکرام صاحب رحمان پورہ لاہور

ڈاکٹر مزمل حسین صاحب مرحوم کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ زندگی کے ابتدائی زمانہ میں آپ شیعہ خیال سے تعلق رکھتے تھے۔ بعد ازاں ملازمت کے دوران سنہ ۳۱-۱۹۳۰ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ سے میری ملاقات اس وقت ہوئی جب آپ بجلی کی خرابی کی شکایت لیکر آئے۔ ان دنوں بندہ اور ایک غیر از جماعت دوست چوہدری محمد منیر صاحب ڈرافٹسمین پورن نگر میں اکٹھے رہتے تھے۔

مرحوم کسی سرکاری ملازم سے فیس نہیں لیا کرتے تھے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ شاید اس طرح سے کوئی ملازم ناجائز آمدنی سے بچ جائے۔ اگر ان کے خیال میں کوئی شخص لاعلاج ہو یا بہت غریب ہو تو اس سے بھی فیس نہیں لیتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب ان کا اپنا لڑکا مسٹر بن یامین بیمار تھا (اور اسی بیماری میں وہ فوت ہو گیا تھا) ایک شخص پسرور سے ڈاکٹر صاحب کے پاس آیا اور مریض کی حالت بیان کی جس پر ڈاکٹر صاحب نے فرمایا مریض کے بچنے کی امید کم ہے تاہم میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب مریض کو دیکھنے چلے گئے اور حسنِ اتفاق سے بس کا کرایہ بھی خود ہی ادا کیا۔ نسخہ لکھ کر دیدیا اور جلد ہی واپس آگئے۔ مریض دوائی کے استعمال سے پہلے ہی فوت ہو گیا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ شخص جو آپ کو پسرور لے گیا تھا حاضر ہوا اور تمام ماجرا سنا کر ان سے فیس وغیرہ پوچھی جس پر ڈاکٹر صاحب نے جواب دیا کہ میں مُردوں کے کفن نہیں اتارتا۔ اور باوجود اس شخص کے اصرار کے کرایہ تک جو خود خرچ کیا تھا قبول نہ کیا۔ یہی معمول ان کا مشرق وسطی میں رہا تھا۔

وہ ایک سچے احمدی تھے اور بالعموم واقعات کے رنگ میں تبلیغ کیا کرتے تھے۔ گفتگو دل نشین انداز میں کیا کرتے تھے۔

چندہ دینے میں بہت دلیر تھے جب سیالکوٹ آئے تو دو صد ماہانہ چندہ کا وعدہ لکھوایا، لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ پہلے ماہ ڈیڑھ سو اور دوسرے ماہ پونے دو صد آمدن ہوئی لیکن چندہ کی ادائیگی دو صد کے حساب سے ہی کر دی جس پر ان کے کمپوڈر مسٹر محمد اکبر نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب جتنا آپ چندہ دے رہے ہیں اتنی تو آپ کی آمدنی بھی نہیں ہے۔

"اکبر آپ احمدیوں کی اولاد ہیں اور میں نے خود احمدیت قبول کی ہے اب اگر ایک پیسہ کی آمدنی بھی نہ ہو جب بھی دو صد کا چندہ کا وعدہ پورا کرونگا۔"

ایک مرتبہ کشمیر کی جنگ کے سلسلہ میں ہنگامی چندہ کے لیے بابو قاسم دین صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ نے دوستوں کو بلایا حاضر احباب نے اپنے اپنے وعدے لکھوائے لیکن جب امیر صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے وعدہ لکھوانے کو کہا تو انہوں نے نوابزادہ محمد نقی صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ جتنا چندہ نواب صاحب دیں اس سے دس روپے زائد کا وعدہ لکھ لیں۔ اس پر چوہدری نذر احمد صاحب باجوہ مرحوم نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب آپ مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ یہ سنکر ڈاکٹر صاحب مسکرائے اور کہنے لگے چوہدری صاحب ہم غریب آدمی تھے احمدیت کی بدولت اب میرے پاس تہتر ہزار روپیہ ہے اگر آپ اس قدر رقم دینے کے لیے تیار ہوں تو میں بھی یہ سارے کی ساری رقم چندہ میں دینے کا مسجد میں بیٹھ کر وعدہ کرتا ہوں جس پر چوہدری صاحبان چپ ہو گئے۔ سادہ زندگی گذارتے تھے۔ اور بہت مخیر تھے۔

جماعت کے علاوہ غیروں میں بھی ہر دل عزیز تھے۔ چنانچہ جب ان کا صاحبزادہ مسٹر بن یامین فوت ہوا تو ان کے قریب کی مسجد کے امام نے جو کہ اکثر احمدیت کے خلاف تقریریں کرتے تھے خود پیشکش کی کہ ڈاکٹر صاحب اپنے بیٹے کا جنازہ ان کی مسجد میں ادا کریں چنانچہ احباب جماعت نے اس مسجد کے صحن میں نماز جنازہ ادا کی۔ اس مسجد کے بعض مقتدیوں نے مولوی صاحب سے وجہ پوچھی تو مولوی صاحب اور بعض دوسرے لوگوں نے بھی یہ کہہ کر کہ ڈاکٹر صاحب بہت اچھے احمدی ہیں بات ختم کر دی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو احمدیت کا خادم بنائے۔ آمین۔

"سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لیے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔"
(کشتی نوح)

اہالیان تھل کیلئے خوشخبری

کسنبہ کاشت کیجئے!

مختصر تعارف

بارانی علاقے کی ایک نہایت کامیاب فصل۔ چنے کے ساتھ مخلوط کاشت کریں۔ گوارے کی کٹائی کے بعد کسنبہ کاشت کر کے معقول آمد حاصل کریں۔

کسنبہ ایک تیل دار فصل ہے اس کے بیج میں تقریباً تیس ۳۰ فیصد تیل ہوتا ہے جس سے گھی بنتا ہے اس کے علاوہ چالیس فیصد کھلی حاصل ہوتی ہے جو جانوروں اور مویشیوں کے لیے بہترین خوراک ہے۔

فوائد

۱۔ پیداواری لاگت بہت کم ہے۔ ۲۔ بیماریوں سے محفوظ۔ ۳۔ لمبی جڑ ہونے کی وجہ سے پانی کی بہت زیادہ کمی برداشت کرنے کی صلاحیت۔ ۴۔ جانوروں کے لیے بہترین چارہ۔ ۵۔ چنے کے ساتھ کامیاب مخلوط کاشت۔ ۶۔ گوارے کی پچھتی کٹائی کے بعد کی کاشت سے بھی اچھی پیداوار۔

وقتِ کاشت

وسط اکتوبر تا وسط دسمبر۔ پچھتی کاشت:۔ وسط جنوری تک۔

شرح بیج

آٹھ سیر بیج فی ایکڑ ایک فٹ کے فاصلہ پر نالی کریں۔

طریقہ کاشت

مخلوط کاشت کی صورت میں صرف چار سیر بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔

پیداوار

اوسط پیداوار دس سے بارہ من فی ایکڑ

آبپاشی

آبپاش رقبوں میں یہ فصل صرف ایک پانی سے تیار ہو جاتی ہے۔ کاشت کے وقت ایک بوری کھاد نائٹروفاس فی ایکڑ استعمال کریں۔

زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لیے کاشت سے ڈیڑھ دو ماہ بعد فصل کی ایک مرتبہ لوپر یا کٹائی کریں۔ یا بھیڑوں وغیرہ کو چھوڑ کر چرائی کرائیں۔

پیداوار کی فروخت

گھی کارپوریشن آپ کی کل پیداوار -/۱۱۲ روپے فی چالیس کلوگرام خریدنے کی پابند ہے۔

حصول بیج

بیج کی قیمت ۳.۵۵ روپے فی کلوگرام۔ اس کے علاوہ ۶۰ کلوگرام بیج مع تھیلا -/۲۲۳ روپے میں دستیاب ہے جو آٹھ ایکڑ کے لیے کافی ہے۔ بیج کے لیے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔ یہ بیج بغیر کاٹنے والی فصل پیدا کرتی ہے جو سابقہ قسم سے بہت بہتر ہے اور کٹائی میں آسان ہے۔

منکیرہ

ریٹائرڈ کپتان شیر دل اعوان آڑھتی منکیرہ

سرائے کرشنا

محمد جیون خان آڑھتی سرائے کرشنا

حیدر آباد تھل

عزیز اللہ خان سیکرٹری یونین کونسل حیدر آباد تھل۔

جاری کردہ:۔ **فیلڈ سپروائزر رگھی کارپوریشن آف پاکستان**

سیڈ ڈویژن منکیرہ

درخواستِ دعا برائے اولاد نرینہ

خاکسار اولادِ نرینہ سے محروم ہے۔ احباب کرام سے عاجزانہ طور پر التماس ہے کہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو لڑکا عطا کرے۔ خاکسار کی ایک بچی بعمر پانچ سال ہے۔ خاکسار نیویارک میں مقیم ہے۔ حتی الوسع جماعتی خدمات بجا لانے کی کوشش کرتا ہے۔ میری اہلیہ بھی خدمتِ سلسلہ بجا لاتی ہیں اور صدر لجنہ نیویارک ہیں۔ احباب سے مقبول خدمتِ دین کی توفیق کے حصول کے لئے بھی درخواستِ دعا ہے۔

(ایاز احمد مختار۔ نیویارک (امریکہ))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام مجالس کی سالانہ اجتماع انصاراللہ منعقدہ ۳۰ر۳۱ر اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۸۱ء میں نمائندگی لازمی ہے۔ قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے موجودہ خریداروں کے لیے خصوصی رعایت

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کا سالانہ چندہ خریداری بالترتیب -/۱۵ روپے اور -/۱۲ روپے ہے۔ کاغذ، کتابت۔ طباعت وغیرہ کی موجودہ مہنگائی کے پیش نظر یہ چندہ بہت کم ہے۔ اس بناء پر آپ کے اپنے یہ رسائل بہت خسارے میں جا رہے ہیں۔ اور ان رسائل کے اکثر اخراجات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پورے کرتی ہے لہٰذا چندہ خریداری میں اضافہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر غور ہے لیکن صدر محترم نے صرف موجودہ خریداروں کے لیے خصوصی رعایت مرحمت فرمائی ہے کہ دس نومبر ۱۹۸۱ء تک خریداری کی تجدید کروا لینے والے خریدار پرانی شرح سے چندہ ادا کر سکیں گے۔

اس لیے اگر آپ اس رعایت فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر چندہ خریداری ادا فرما دیں۔ یا منی آرڈر بھجوا کر یا وی پی وصول کر کے رقم کی ادائیگی کر دیں۔

منی آرڈر یا چندہ بھجواتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینجر ماہنامہ خالد، ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

احمدی طلبہ کے لیے ضروری اعلان

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پاکستان کا دوسرا سالانہ کنونشن مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز پیر (خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے اگلے روز) ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگا۔ امید ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طلباء سے خطاب فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔ کالجز اور یونیورسٹیز کے تمام احمدی طلبہ سے شرکت کی درخواست ہے۔

عہدیداران شوریٰ کے لیے تجاویز اور مشورے مورخہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۱ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں:-

ملک خالد مسعود صاحب معرفت ایوان محمود ربوہ
(سیکرٹری مرکزی آرگنائزنگ کمیٹی احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پاکستان)

مقالہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب مرحوم

خاکسار حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ مرحوم کی سیرت پر مقالہ لکھ رہا ہے۔ آں موصوف کے بارے میں جن حضرات کے پاس کچھ حالات و واقعات محفوظ ہوں جلد مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا انہیں مقالہ کی زینت بنایا جا سکے۔ شکریہ!

(چوہدری مسعود احمد انیس متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ درجہ شاہد)

نمایاں کامیابی

خاکسار کی بیٹی آصفہ بشریٰ نے کراچی سیکنڈری بورڈ سے اے گریڈ میں میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اور زون کے جملہ سکولوں میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو عزیزہ اور سلسلہ عالیہ کے لئے خیر و برکت و ترقیات کا باعث بنائے۔

(ہومیو ڈاکٹر مبارک احمد بقاپوری۔ ۵ علی دولت اسکوائر۔ حیدری تارتھ ناظم آباد کراچی

تلاش گمشدہ

عید الاضحیہ کے دن نماز عید ادا کرنے کے لیے جاتے ہوئے محلہ دارالفضل سے مسجد اقصیٰ کے راستے میں ایک عدد طلائی کانٹے کا نیچے والا حصہ جسے "جھمکا" کہتے ہیں کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملا ہو یا اس بارہ میں کسی قسم کا کوئی علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع کر کے ممنون فرمائیں۔

محمد سلیم عارف
(کارکن دفتر حدیقۃ المبشرین ربوہ)

دُعائے مغفرت

محترم مشتاق احمد صاحب بٹ بقضائے الٰہی یکم اکتوبر کو صبح سات بجے بعمر ۳۷ سال ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم، محترم عبدالغنی صاحب بٹ مرحوم سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بدوملہی کے بڑے صاحبزادے تھے۔ مرحوم بڑے نیک، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ جماعت کی ہر قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ مرحوم چونکہ ایک لمبی بیماری میں مبتلا تھے مگر ذرہ بھر بھی صبر کا پہلو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ بلکہ خدا کے حضور ہی جھکتے اور دعا کرتے رہے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ کے علاوہ پانچ ننھے منے بچے چھوڑے ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پس ماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(حنیف احمد محمود۔ مربی جماعت احمدیہ مقیم بدوملہی)

اے احمدیت کے نونہالو!

اجتماع پر آتے ہوئے اور واپسی پر اور دورانِ اجتماع بکثرت تسلیمات اور درود شریف پڑھتے رہیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور ہم سب کے لئے یہ اجتماع موجب رحمت و برکت بنائے۔ آمین!

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) ہمارے ایک مخلص دوست مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب مکینک حال کلواری تین چار ماہ سے جسم میں دردوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے

(سلیم احمد سلیم چک ۱۵۱ ضلع تھرپارکر۔ سندھ)

(۲) مکرم ریاض احمد صاحب کارکن فضل عمر فاؤنڈیشن پچھلے ماہ سے دونوں گردوں میں انفکشن کی وجہ سے علیل ہیں۔ درد کی تکلیف کوئی کام نہیں کرنے دیتی۔ اس کے ساتھ کئی روز بخار رہا۔ لیکن اب بخار سے آرام ہے۔ خاندانِ حضرت اقدس اور احبابِ جماعت سے شفائے کامل و عاجل کی دردمندانہ دعا کی درخواست ہے

(مقبول احمد خالد ربوہ)

تربیت کی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے ماہنامہ "انصاراللہ" کا مطالعہ فرمائیے!

سالانہ چندہ -/۱۵ روپے صرف
مینجر انصاراللہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۷۷۸

میں رحمت علی ولد چوہدری فضل داد صاحب قوم جٹ مہی پیشہ زمینداره عمر ۷۲ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن خیرے والا حال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۹-۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- اراضی زرعی یک صد کنال واقع موضع خیرے والا ضلع مظفر گڑھ بنجر مالیتی -/۱۲۰۰۰ روپے۔

۲- ۲۲۰ کنال زمین جو کہ میں اپنی اولاد کو تقسیم کر چکا ہوں۔

۳- نقد -/۸۰۰ روپے

۴- حبیب بنک میں جمع شدہ رقم -/۱۲۰۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ بارہ صد -/۱۲۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد: رحمت علی ولد چوہدری فضل داد صاحب سکنہ موضع خیرے والا ضلع مظفر گڑھ حال دارالعلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد:- خالد احمد شمس مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع مظفر گڑھ۔

گواہ شد:- خان صلاح الدین ولد رحمت علی دارالعلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۷۷۹

میں زبیدہ بیگم بیوہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۹/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- دس چوڑیاں طلائی وزنی دس تولہ مالیتی بیس ہزار روپے (Rs ۲۰,۰۰۰)

۲- نقدی مبلغ پانچ ہزار روپے (Rs ۵,۰۰۰)

۳- حق مہر پانچ صد روپے (Rs ۵۰۰) وصول شدہ۔

اس وقت مجھے مبلغ تین صد -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ اور خرچ خوراک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- زبیدہ بیگم بیوہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ہاگورا فارمیسی بلوچی گلی ۲ وزیر آباد۔

گواہ شد: غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد۔ وصیت ۱۰۳۸۲

گواہ شد:- سید حسین احمد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ وصیت ۲۱۸۰۰

مسل نمبر ۲۴۷۸۰

میں محمد بی بی بیوہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن کوٹ عبدالمجید میاں چنوں ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۴-۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱- نقد چھ ہزار روپے (Rs ۶,۰۰۰)

۲- طلائی بالیاں ایک تولہ مالیتی -/۱۵۰۰ روپے۔ کل جائیداد -/۷۵۰۰ روپے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- محمد بی بی ساکن کوٹ عبدالمجید میاں چنوں ضلع ملتان۔

گواہ شد:- عبدالحمید قائمقام صدر جماعت احمدیہ میاں چنوں ضلع ملتان۔

گواہ شد:- فضل احمد سابق صدر جماعت احمدیہ میاں چنوں ضلع ملتان۔

مسل نمبر ۲۴۷۸۱

میں امۃ الرشید زوجہ عنایت اللہ صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۳-۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر دو ہزار روپے بذمہ خاوند۔

۲- ایک عدد سلائی مشین مالیتی -/۳۰۰ روپے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ:- امۃ الرشید المعروف رشیدہ بیگم اہلیہ عنایت اللہ دارالیمن ربوہ۔

گواہ شد:- عبدالحق زعیم انصار اللہ دارالیمن شرقی ربوہ۔

گواہ شد:- ڈاکٹر ناصر احمد سیکرٹری تحریک جدید۔ دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۴۷۸۲

میں سرداراں بی بی بیوہ چوہدری غلام حسین مرحوم قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۴۴ء ساکن ۹/۲ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹۸۱-۶-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- تین کنال زرعی زمین مالیتی -/۱۸,۰۰۰ روپے واقع ملویانوالہ چک ۲۱۹ تحصیل وضلع فیصل آباد

۲- حق مہر -/۳۲ روپے وصول شدہ

۳- نو ماشے سونے کی بالیاں جو کہ میں نے اپنی بیٹی کو ہبہ کر دی تھیں۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ جائیداد ادا کروں گی۔

اس وقت مجھے مبلغ دو صد -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت خرچ خوراک اپنے لڑکے غلام رسول سے مل رہے ہیں اور مندرجہ بالا جائیداد کی آمد میرے دوسرے لڑکے وصول کر رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- سرداراں بی بی بیوہ غلام حسین مرحوم ۹/۲ دارالبرکات۔ ربوہ

گواہ شد:- مرزا فضل الرحمٰن تمغۂ خدمت سیکرٹری امور عامہ دارالبرکات ربوہ وصیت ۱۱۴۰۵

گواہ شد:- رشید احمد بھٹی معلم وقف جدید کھوکھر غربی ضلع گجرات۔

ادائیگی زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: اجتماع لجنہ

نسبت زیادہ تعداد میں احمدی خواتین اور بچیاں اپنے اجتماع میں شامل ہونے کے لئے مرکز تشریف لائیں گی۔ یاد رہے کہ پچھلے سال اجتماع لجنہ کی کل حاضری آٹھ ہزار کے لگ بھگ تھی۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پچھلے سال عام زائرات کے علاوہ ۶۸۲ نمائندگان نے اجتماع میں شمولیت کی تھی۔ یاد رہے کہ ہر پچیس ممبرات پر ایک نمائندہ آتی ہے۔ ان ذرائع نے بتایا کہ امسال ۱۸ اکتوبر کی تاریخ تک پندرہ سو نمائندگان کے آنے کی اطلاع مل چکی ہے الحمد للہ

لجنات کے اجتماع کے ساتھ حسب سابق ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع بھی علیحدہ پنڈال میں منعقد ہوگا۔ یہ اجتماع بھی تینوں دن جاری رہتا ہے اور مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوتے رہتے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کی تاریخیں اجتماع خدام الاحمدیہ کے دنوں ہی کی ہیں۔ دونوں اجتماعات ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵ اکتوبر کو منعقد ہوں گے۔ لجنہ اماء اللہ کا اجتماع احاطہ دفتر لجنہ اماء اللہ میں منعقد ہوگا۔ یہاں پر ۱۰۸ فٹ × ۲۱۶ فٹ کا پنڈال لگایا گیا ہے جس میں لگ بھگ دس ہزار خواتین کے بیٹھنے کی گنجائش ہوگی۔ سٹیج کو درست کر دیا گیا ہے

ربوہ کے باہر سے تشریف لانے والی لجنات کی رہائش کا انتظام مہمان خانہ مستورات واقع عقب دارالضیافت میں کیا گیا ہے۔ تاہم تمام ممبرات کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ربوہ میں آنے کے بعد سب سے پہلے دفتر لجنہ میں آئیں اور وہاں پر اپنا نام درج کروانے کے بعد مہمان خانہ میں آئیں۔ اسی طرح جو ممبرات ربوہ میں اپنے عزیزوں کے ہاں ٹھہرنا چاہیں ان کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ وہ پہلے دفتر لجنہ مرکزیہ میں اپنا نام درج کروائیں۔

اجتماع کا اہم ترین پروگرام سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب ہوگا جو کہ اجتماع کے دوسرے روز یعنی ۲۴ اکتوبر کو دن کے گیارہ بجے ہوگا۔ تمام ممبرات کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے مستفید ہونے کے لئے وقت پر مقامِ اجتماع میں موجود ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ کے خطاب کے علاوہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرمِ محترم سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب بھی اس اجتماع کے پروگرام کا ایک خاص حصہ ہے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا خطاب تیسرے روز ۲۵ اکتوبر کو دن کے ساڑھے دس بجے ہوگا۔ اس کے علاوہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ کے افتتاحی اور اختتامی خطابات ہوں گے اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا بھی دوسرے روز صبح ساڑھے نو بجے خطاب فرمائیں گی۔

اجتماع کے انتظامات کے لئے کارکنات اور منتظمات مقرر کر دی گئی ہیں۔ معاونات کی ڈیوٹیاں لگا دی گئی ہیں۔ جملہ کارکنات نے اپنی اپنی ڈیوٹیاں سنبھال لی ہیں اور ممبراتِ لجنہ ربوہ اپنی بہنوں اور بچیوں کے استقبال کے لئے چشم براہ ہیں۔

انشاء اللہ تعالےٰ
حضرت حکیم نظام جان
کے فرزند اور جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ ربوہ
(بالمقابل ایوانِ محمود)
میں ۲۹ اور ۳۰ اکتوبر کو مطب میں حاضر ہوں گے۔
جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک
اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک
مینجر:- مشہور دواخانہ ربوہ

افغان ٹمبر ورکس
فیکٹری ایریا۔ ربوہ فون: ۶۹۵
آپ مکان تعمیر کرائیں تو دروازے کھڑکیاں اور الماریاں روشندان وغیرہ فلش ڈور ہوں خواہ لکڑی کے ہمیں ضرور یاد رکھیں اور ہمیں خدمت کا موقع دیں۔
کام تسلی بخش اور معیاری
حبیب خان بابا

"مومن قوی دل ہوتا ہے اس لئے کہ اس کا بھروسہ خدا پر ہوتا ہے۔ پس اگر مصائب آئیں تو وہ اسکو پست ہمت نہیں بناتیں بلکہ وہ مصائب میں اور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے اور اس کا ایمان پہلے سے اور زیادہ مضبوط ہوتا ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۴۳، ۴۴)

ضروری اعلان

خلیفہ عبدالمنان صاحب حال کینیڈا کسی وقت احمدی تھے۔ جب اپنے ہوش وحواس میں تھے۔ اب ہوش وحواس کھو بیٹھے ہیں اور پورے طور پر خطرناک جنون میں مبتلا ہیں۔ اس جنونی کیفیت کا کوئی دور کا تعلق بھی جماعت احمدیہ سے نہیں۔ اس لیے احباب جماعت ان کی باتوں اور تحریروں کو ایک مجنون کی بڑ سے زیادہ نہ سمجھیں۔

(ناظر امور عامہ)

ضروری اعلان برائے اطفال وناصرات

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام اطفال وناصرات کا مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال وناصرات کروایا گیا۔ محض خدا کے فضل سے اس میں ۲۶۵ مضامین موصول ہوئے۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق مکرمہ قانتہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم دوست محمد صاحب شاہد دارالصدر شرقی ربوہ ـــــ اوّل

مکرم ریاض محمود سحر بلوچ ابن فیض محمد صاحب ڈیرہ غازیخان ـــــ دوم

مکرم فرید احمد صاحب خالد ابن مکرم حمید احمد صاحب خالد دارالصدر جنوبی ربوہ ـــــ سوم

قرار پائے ہیں اور ان کو علی الترتیب ۲۰۰/- ، ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- روپے نقد انعامات دیئے جائیں گے۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مضمون نگاروں کو بھی سنداتِ کامیابی کا حقدار قرار دیا گیا ہے

۱۔ مکرم اخوند شکیل احمد ڈیرہ غازیخان خرم کوچنگ سنٹر ربوہ
۲۔ مکرمہ سونیا رضوانہ بنت ملک محمود احمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ
۳۔ مکرم رانا ناصر محمود ابن رانا سعید احمد صاحب نیو سمن آباد لاہور
۴۔ مکرمہ بشریٰ عنبرین بنت امیر احمد صاحب قریشی بھاٹی دارالنصر غربی ربوہ
۵۔ مکرمہ زاہدہ عفت بنت محمد ابراہیم صاحب
۶۔ مکرم نصیر احمد انجم سرگودھا شہر
۷۔ مکرمہ طاہرہ حبیب احمد حافظ آباد

اطفال اپنے انعامات سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ پر اور ناصرات اپنے سالانہ اجتماع پر حاصل کر سکیں گی۔ احباب دعا فرمائیں کہ ہم سب کو خدا مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (مرزا محمد الدین ناز۔ مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

میرے بیٹے عبدالباسط قیصر کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۷ اکتوبر کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام شہباز قیصر تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لیے دعا کی درخواست ہے نیز یہ کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

حاجی عبدالقادر ہاشمی
(ڈیسنٹ کلاتھ ہاؤس صدر بازار اوکاڑہ)

تاریخ عالم کا مکمل ریکارڈ
دلچسپ اور کارآمد
عام فہم اور مستند
سن عیسوی کی ابتدا سے لے کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے
پاکٹ سائز۔ دائمی کیلنڈر
قیمت صرف ایک روپیہ
سالانہ اجتماع کے موقع پر ربوہ کے بک سیلرز سے طلب فرمائیں!

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴